سوال

لت سے (40؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شہادتِ توحید ورسالت سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

(191389

ہلا جملہ "اشہدان لاالہ الااللہ" میں یہ ہے کہ انسان اپنے دل اور زبان سے اس بات کا اقرار واعتراف کرتا ہے کہ ایک اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اس جملہ میں نفی اور اثبات میں دو باتیں ہیں۔ نفی میں ہے لاالٰہ اور اثبات میں ہے الااللہ۔ (عربی گرائمر کے انداز میں اس کی تفصیل یہ ہے کہ لفظ

سیل و توضیح سے کہ اصل جملہ "لاالہ حقا الااللہ" ہے، وہ الجھن دور ہوجاتی ہے جو بہت سے لوگ پیش کرتے ہیں کہ یہ بات "اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں" کس طرح صحیح ہو سکتی ہے حالانکہ دنیا میں بے شمار معبود ہیں جن کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جارہی ہے، اور اللہ نے بھی ان کو آلہہ کہا ہے اور ان کے عا

فَمَا أَغنَت عَنهُم ءالِهَتُهُمُ الَّتى يَدعونَ مِن دونِ اللَّهِ مِن شَىءٍ لَمّا جاءَ أَمرُ رَبِّكَ ...١٠١... سورة هود

نہ آئے ان کے وہ آلہہ (معبود) کسی چیز میں جنہیں وہ اللہ کے علاوہ پکارتے تھے، جس وقت تیرے رب کا حکم آپہنچا۔"

فرمایا:

تَجعَل مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا ءاخَرَ...٣٩... سورة الإسراء

للہ کے ساتھ کسی اور کو الٰہ (معبود) مت بنا۔"

فرمایا:

وَلا تَدعُ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا ءاخَرَ...٨٨... سورة القصص

ہ کے ساتھ کسی اور کو الٰہ مت پکار۔"

فرمایا:

لَن نَدعُوَا۟ مِن دونِهِ إِلٰهًا...١٤... سورة الكهف

والوں نے کہا۔۔ اور ہم ہرگز نہیں پکاریں گے اس کے علاوہ کسی اور الٰہ کو۔"

کہا جاسکتا ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہیں حالانکہ ثابت ہیں؟ اور تمام انبیاء ورسل نے غیر اللہ کی الوہیت کی نفی کی ہے، یہ اپنی قوموں سے کہتے رہے ہیں:

بُدُوا اللَّهَ ما لَكُم مِن إِلٰهٍ غَيرُهُ...٥٩... سورة الاعراف

عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں ہے۔"

یہی ہے کہ لا کی خبر پوشیدہ ہے یعنی لاالہ حقا الااللہ (یعنی نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے)۔ بلاشبہ اللہ کے علاوہ بے شمار آلہہ ہیں جن کی عبادت کی جاتی ہے، مگر یہ سب باطل ہیں، ان میں سے کوئی بھی حق اور سچ نہیں ہے، اور نہ انہیں کسی طرح کا حقِ عبودیت حاصل ہے۔ اور اس کی دلیل سورہ لقمان کی

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الحَقُّ وَأَنَّ ما يَدعونَ مِن دونِهِ البٰطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ العَلِىُّ الكَبيرُ ٣٠... سورة لقمان

س لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اللہ کے علاوہ جس کسی کو وہ پکارتے ہیں تو وہ جھوٹ اور باطل ہے اور بلاشبہ اللہ ہی ہے سب سے اوپر بڑا۔"

لا کی دلیل قرآن مجید میں سورۃ النجم وغیرہ میں موجود ہے، فرمایا:

أَفَرَءَيتُمُ اللّٰتَ وَالعُزّىٰ ١٩ وَمَنوٰةَ الثّالِثَةَ الأُخرىٰ ٢٠ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الأُنثىٰ ٢١ تِلكَ إِذًا قِسمَةٌ ضيزىٰ ٢٢ إِن هِىَ إِلّا أَسماءٌ سَمَّيتُموها أَنتُم وَءاباؤُكُم ما أَنزَلَ اللَّهُ بِها مِن سُلطٰنٍ...٢٣... سورة النجم

ت اور عزیٰ کو دیکھا اور مناۃ تیسرے پچھلے کو، کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ کے لیے لڑکیاں ہیں؟ یہ تو بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔ دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔"

ضرت یوسف علیہ السلام نے بھی جیل کے ساتھیوں سے یہی فرمایا تھا:

ما تعبدون من دونہٖ إلاّ أسماءً سمّیتموہا أنتم وءاباؤکم ما أنزل اللّٰہ بہا من سلطٰنٍ ...٤٠... سورۃ یوسف

بن کی تم پوجا کر رہے ہو وہ سب محض نام ہی ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔''

لا الہ الا اللہ" کے معنیٰ ہیں "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ عزوجل کے۔ "اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کی عبادت باطل ہے۔ سچی عبادت اور حق عبادت صرف اور صرف اللہ عزوجل کی ہے۔

ارسول اللہ" (کے معنیٰ ہیں کہ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں)۔ اس میں بھی دل کا یقین اور پھر زبان کا اقرار ہے کہ محمد بن عبداللہ قریشی ہاشمی، اللہ عزوجل کی طرف سے جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے:

قُل یٰأیّہا النّاس إنّی رسولُ اللّٰہِ إلیکم جمیعًا الّذی لہٗ ملکُ السّمٰوٰتِ والأرض لا إلٰہ إلّا ہو یحیی ویمیتُ فـٔامنوا باللّٰہِ ورسولِہِ النّبیِّ الأمّیِّ الّذی یؤمنُ باللّٰہِ وکلمٰتِہِ واتّبعوہُ لعلّکم تہتدون ١٥٨... سورۃ الاعراف

ؤ! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی اُمی پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم راہ

فرمایا:

تبارک الّذی نزّل الفرقان علٰی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرًا ١... سورۃ الفرقان

ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ جہان والوں کو ڈرائے۔''

نام چیزوں کی تصدیق کرے جن کی آپ نے خبر دی ہے، ان تمام احکام کو قبول کرے جن کا آپ نے حکم دیا ہے اور ان تمام امور سے باز رہے جن سے بچنے کا آپ نے حکم دیا ہے اور اللہ کی عبادت بھی اسی طرح کرے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اور اس شہادت کا یہ تقاضا بھی ہے کہ آپ کے بارے میں

ں لا أقول لکم عندی خزائنُ اللّٰہِ ولا أعلمُ الغیبَ ولا أقول لکم إنّی ملکٌ إن أتّبعُ إلّا ما یوحیٰ إلیّ ...٥٠... سورۃ الانعام

میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں غیب جانتا ہوں، نہ یہ کہتا ہوں کہ فرشتہ ہوں، میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے۔''

فرمایا:

قل إنّی لا أملکُ لکم ضرًّا ولا رشدًا ٢١ قل إنّی لن یجیرنی من اللّٰہِ أحدٌ ولن أجدَ من دونہٖ ملتحدًا ٢٢... سورۃ الجن

یجیے کہ میں تمہارے کسی نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔ کہہ دیجیے مجھے ہرگز ہرگز کوئی اللہ سے نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا۔''

ر فرمایا:

قل لا أملکُ لنفسی نفعًا ولا ضرًّا إلّا ما شاءَ اللّٰہُ ولو کنتُ أعلمُ الغیبَ لاستکثرتُ من الخیرِ وما مسّنیَ السّوءُ إن أنا إلّا نذیرٌ وبشیرٌ لقومٍ یؤمنون ١٨٨... سورۃ الاعراف

میں اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت منافع حاصل کر لیتا اور کوئی مضرت بھی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔'' (محمد بن صالح

شرک اور اس کی اقسام

ضد شرک ہے اور اس کی تین مگر حقیقت میں دو ہی قسمیں ہیں، شرک اکبر اور شرک اصغر:

بادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی کی جائے یا عبادت کا کچھ حصہ غیر اللہ کی طرف منتقل کر دیا جائے اور اس میں یہ بھی ہے کہ دین کے وہ لازمی اور معروف اعمال جو اللہ نے فرض اور واجب قرار دیئے ہیں، ان کا انکار کر دیا جائے جیسے کہ نماز اور روزہ رمضان وغیرہ، یا جو باتیں حرام کی ہیں اور ان کا حرام ہونا و

غیر اللہ کی عبادت ہو مثلاً اولیاء کو پکارنا، ان سے مدد حاصل کرنا، ان کے نام کی نذر ماننا یا اللہ کے حرام کیے ہوئے اعمال کو حلال سمجھنا یا جو واجب کیا ہے اس کا انکار کرنا مثلاً یہ کہنا اور سمجھنا کہ نماز فرض نہیں ہے، روزہ واجب نہیں ہے، طاقت ہونے کے باوجود حج واجب نہیں ہے، زکوٰۃ فرض نہیں ہے یا اس

کے حرام کردہ کو حلال جانے جبکہ ان کا حرام ہونا دین میں معروف اور واضح ہو مثلاً زنا، شراب، ماں باپ کی نافرمانی، لوٹ مار، اغلام بازی یا سود وغیرہ ایسے امور ہیں کہ ان کا دین میں حرام ہونا بالکل واضح ہے، نصوص شرعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے تو اگر کوئی ان کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھے گا تو اس

جو شخص دین کا مذاق اڑائے، اس کے کسی حکم کا ٹھٹھا کرے تو وہ بھی کفر اکبر کا مرتکب ہوتا ہے جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

قل أباللّٰہِ وءایٰتہٖ ورسولہٖ کنتم تستہزءون ٦٥ لا تعتذروا قد کفرتم بعد إیمٰنکم ...٦٦... سورۃ التوبۃ

سے کہہ دیجیے کیا بھلا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ کسی عذر معذرت کی ضرورت نہیں، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

ر کوئی چیز کی تحقیر کرے جسے اللہ نے معظم قرار دیا ہے، اور اسے معمولی جانے تو یہ بھی کفر ہے مثلاً قرآن مجید کی اہانت کرنا، اس پر پیشاب کرنا، اس پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا وغیرہ۔ جب یہ عمل اس کی اہانت و تحقیر سے ہوں تو بالاجماع کفر ہے کیونکہ اس طرح وہ انسان اللہ عزوجل کی تحقیر و اہانت کرتا ہے کیونکہ قرآ

م نے اپنی کتب فقہ میں ''باب حکم المرتد'' میں درج کیے ہیں۔ معروف چاروں مذاہب کی کتب میں حکم المرتد موجود ہے اور اس میں انہوں نے وضاحت کے ساتھ کفر اور گمراہی کی تمام نوعیات کا بیان کیا ہے، اور ان کتب کے یہ حصے انتہائی توجہ اور اہتمام کے ساتھ مطالعہ کے لائق ہیں بالخصوص اس دور میں جہ

یانی 5/428 ... 23680 ... المعجم الکبیر 4/253 ... صحیح ... 4302 ...

طرح کے جملے آ جاتے ہیں ''جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، یا اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا، یا یہ چیز اللہ کی طرف سے ہے اور فلاں کی طرف سے'' وغیرہ، یہ سب شرک اصغر میں شمار ہوتے ہیں۔ سنن ابی داود میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یوں مت کہ

اور اسی معنیٰ میں وہ حدیث بھی ہے جو سنن نسائی میں ہے کہ ... رضی اللہ عنہ سے ... تم بھی ... شرک کرتے ہو، یوں بولتے ہو: جو چاہا اللہ نے اور محمد نے، اور کہتے ہو: قسم ہے کعبہ کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ جب قسم اٹھانی ہو تو یوں کہا کریں: ''قسم ہے رب کعبہ کی، اور یوں بولا

ں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ نے چاہا اور آپ چاہیں، تو آپ نے فرمایا: "کیا تو نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا ہے؟ جو چاہا اکیلے اللہ نے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی: 12/244، حدیث 13038، 13039 مسند احمد بن حنبل

اور اسی سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت بھی ہے جو آیت کریمہ

فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ٢٢... سورة البقرة

نہ بناؤ اللہ کے شریک جبکہ تم جانتے بھی ہو۔"

ں سے مراد وہ شرک ہے جو اس امت میں پایا جائے گا جو کسی سیاہ رات میں سیاہ پتھر پر سیاہ چیونٹی کی چال سے بھی مدھم اور خفیف ہو اور وہ یوں ہے کہ تو کہے: قسم اللہ کی اور تیری زندگی کی۔ اے فلاں! قسم ہے میری زندگی کی۔ یا یوں کہے: اگر ہماری یہ کتیا نہ ہوتی تو چور آ گئے ہوتے۔ یا اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو

مانا مثلاً کعبہ کی قسم، انبیاء کی قسم، امانت کی قسم، فلاں کی زندگی کی قسم، فلاں کی شرافت یا عظمت کی قسم وغیرہ شرک اصغر ہیں۔ مسند میں سند صحیح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرمایا کہ: "جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام قسم اٹھائی ا

(مسند احمد بن حنبل: 1/47، حدیث 329، اسنادہ صحیح علی شرط البخاری) امام احمد، ابوداود اور ترمذی نے بسند صحیح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا" (سنن ترمذی، کتاب النذور والایمان باب کراہیۃ الحلف

مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی قسم اٹھانا چاہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کے نام سے قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم بغیر اللہ تعالیٰ، حدیث 1646) اس معنیٰ کی احادیث بہت زیادہ ہیں۔

سب صورتیں شرک اصغر کی ہیں اور عین ممکن ہے کہ ایسی بات بولنے والے کے دل میں اگر کھوٹ ہو تو یہ شرک اکبر ہو۔ مثلاً اگر کسی کے دل میں یہ بات ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخ بدوی یا شیخ فلاں تصرف میں اللہ کی طرح ہے، یا اسے بھی اللہ کے ساتھ پکارا جا سکتا ہے یا اس کا بھی اس کائنات میں کوئی عمل

ِک کی ایک اور قسم بھی ہے یعنی شرک خفی۔ بعض علماء نے اسے تیسری قسم شمار کیا ہے، ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کیا کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی بڑھ کر اندیشہ ہے؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے

صحیح یہ ہے کہ یہ تیسری قسم نہیں ہے بلکہ شرک اصغر ہی میں سے ہے اور اسے خفی یا مخفی اس لیے کہا گیا ہے کہ اس قسم کی باتیں دل میں آتی ہیں جیسے کہ اس حدیث میں آیا ہے یا کوئی قراءت میں دکھلاوا کرے یا وعظ و تبلیغ میں دکھلاوا کرے یا شہرت وغیرہ کے لیے جہاد کرے، وغیرہ۔

سے خفی اور مخفی اس لیے کہہ دیا گیا کہ بعض لوگوں کے لیے یہ مسائل واضح نہیں ہوتے اور وہ ان کے حکم کے مخفی ہونے کی بنا پر ان کے مرتکب ہو جاتے ہیں، جیسے کہ پیچھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا ہے۔

ح سے بھی یہ قسم خفی اور مخفی ہو سکتی ہے حالانکہ یہ شرک اکبر ہے جیسے کہ منافقین کا حال تھا کہ وہ اپنے اعمال محض دکھلاوے کے لیے کرتے تھے اور دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور اسے ظاہر نہ کرتے تھے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مُذَبذَبينَ بَينَ ذٰلِكَ لا إِلىٰ هٰؤُلاءِ وَلا إِلىٰ هٰؤُلاءِ ۚ وَمَن يُضلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبيلًا ١٤٣ يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذُوا الكـٰفِرينَ أَولِياءَ... ١٤٤... سورة النساء

ینے کی کوشش میں ہیں اور وہ اللہ انہیں ان کے دھوکے کا بدلہ دے گا، یہ لوگ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی سے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کے لیے دکھلاوا کرتے ہیں، اور انہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا، ان دونوں کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں نہ ان کی طرف ہیں اور نہ اُن کی طرف۔"

کفر اور ریا کے متعلق بے شمار آیات آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس صورت حال سے محفوظ رکھے۔ اس تفصیل سے جو بیان ہوئی، معلوم ہوا کہ شرک خفی سابقہ دو قسموں سے خارج نہیں ہے۔ یا تو شرک اکبر ہے یا شرک اصغر، اگرچہ اسے خفی یا مخفی کہہ دیا گیا ہے۔ اس طرح شرک کی دو قسمیں ہوئیں: شر

ِ جلی:۔ مثلاً مردوں کو پکارنا، ان سے مدد چاہنا اور ان کے نام کی نذریں ماننا وغیرہ۔

جیسے کہ منافقوں کے دلوں میں ہوتا ہے کہ بظاہر تو لوگوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں حالانکہ باطن میں کافر ہوتے ہیں، بتوں کی پوجا کو جائز سمجھتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ مشرکین کے دین ہی پر ہوتے ہیں تو یہ شرک خفی ہے مگر اکبر ہے، کیونکہ دلوں کے اندر کفر چھپا ہوتا ہے اور شرک

کی دو ہی قسمیں ہیں: شرک اکبر و اصغر۔ مگر بعض اوقات یہ خفی ہوتا ہے جیسے کہ منافقین ہوتے ہیں۔ ان کا شرک اکبر، خفی ہوتا ہے۔ یا عام مسلمان کہ ان سے نماز، دعا، صدقہ یا تبلیغ وغیرہ میں کوئی ریا وغیرہ ہو جاتا ہے تو ان کا یہ عمل شرک اصغر ہوتا ہے۔

بہرحال ہر صاحب ایمان پر واجب ہے کہ شرک سے ہر اعتبار سے دور رہے بالخصوص شرک اکبر سے۔ کیونکہ یہی وہ سب سے بڑا گناہ ہے جس سے اللہ عزوجل کی نافرمانی ہوتی ہے اور مخلوق کی ایک بڑی تعداد اس میں ملوث ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کے متعلق اللہ نے اپنے اولوالعزم پیغمبروں کے بارے میں

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٨٨... سورة الانعام

ض یہ حضرات شرک کرتے تو جو یہ عمل کرتے رہے سب اکارت ہو جاتے۔"

فرمایا:

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ... ٧٢... سورة المائدة

نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اللہ نے اس کے لیے جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ... ١١٦... سورة النساء

لیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ کو جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا۔"

پر مراوہ یقیناً دوزخی ہے، اور جنت اس پر حرام ہے اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے آگ میں جلے گا۔ اللہ اس سے پناہ میں رکھے۔ اور شرک اصغر۔۔ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے اور اس کا مرتکب انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار ہے۔ لیکن عین ممکن ہے کہ اس کی نیکیاں زیادہ ہوں تو اسے معاف کر دیا جائے، یا کچھ

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٨٨... سورة الانعام

یاء و رسل بھی بالفرض شرک کرتے تو ان کے کیے سب اعمال اکارت جاتے۔"

جب ہے کہ اس مسئلے کو خوب اچھی طرح سمجھے اور اس میں بصیرت حاصل کرے، توحید اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہو، شرک اور اس کی اقسام اکبر اور اصغر سے بخوبی واقف ہو، اگر کسی سے اس قسم کی کوئی تقصیر ہوتی رہی ہے تو اس سے سچی توبہ کرے اور توحید کا دامن تھامے، اس پر ثابت قدم رہے، اور اللہ

شرک اکبر تو سراسر توحید کی ضد ہے بلکہ اسلام ہی کے منافی ہے اور شرک اصغر کمال توحید کے منافی ہے جبکہ توحید کے کمال کو پہنچنا بھی واجب ہے۔ ہم سب پر واجب ہے کہ اس مسئلہ کو خوب سمجھیں اور اس میں بصیرت حاصل کریں اور بڑے اہتمام اور تفصیل کے ساتھ اسے لوگوں تک پہنچائیں تاکہ سب م

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر76

محدث فتویٰ